بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
بروز منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۰/۲۵ | ۱۲ رمضان ۱۳۹۱ھ - ۲ نبوت ۱۳۵۰ ہش - ۲ نومبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۵۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسی ذاتی محبت پیدا کرو جو اغراض سے بالاتر ہو

ایسی محبت اور تعلق کے نتیجہ میں ہی انسان کو حقیقی راحت حاصل ہو سکتی ہے

"سورۃ عصر میں اللہ تعالیٰ نے کفار اور مومنوں کی زندگی کے نمونے بتائے ہیں۔ کفار کی زندگی بالکل چوپاؤں کی سی ہوتی ہے۔ جن کو کھانے اور پینے اور شہوانی جذبات کے سوا اور کوئی کام نہیں ہوتا۔ یَاْکُلُوْنَ کَمَا تَاْکُلُ الْاَنْعَامُ۔ مگر دیکھو اگر ایک بیل چارہ تو کھالے لیکن چلانے کے وقت بیٹھ جائے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ یہی ہوگا کہ زمیندار اُسے بوچڑ خانے میں جا کر بیچ دیگا۔ اسی طرح اُن لوگوں کی نسبت جو خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی یا پرواہ نہیں کرتے اور اپنی زندگی فسق و فجور میں گزارتے ہیں (اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں) فرماتا ہے۔ قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَاؤُکُمْ۔ یعنی میرا رب تمہاری کیا پرواہ کرتا ہے اگر تم اُس کی عبادت نہ کرو۔ یہ امر بحضور دل یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے محبت کی ضرورت ہے اور محبت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک محبت تو ذاتی ہوتی ہے اور ایک اغراض سے وابستہ ہوتی ہے۔ یعنی اس کا باعث صرف چند عارضی باتیں ہوتی ہیں جن کے دُور ہوتے ہی وُہ محبت سرد ہو کر رنج و غم کا باعث ہو جاتی ہے۔

مگر ذاتی محبت سچی راحت پیدا کرتی ہے۔ چونکہ انسان فطرتاً خدا ہی کیلئے پیدا ہوا۔ جیسا کہ فرمایا۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اُس کی فطرت ہی میں اپنے لئے کچھ نہ کچھ رکھا ہوا ہے اور مخفی در مخفی اسباب سے اُسے اپنے لئے بنایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری پیدائش کی اصلی غرض یہ رکھی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو مگر جو لوگ اپنی اس اصلی اور فطری غرض کو چھوڑ کر حیوانوں کی طرح زندگی کی غرض کھانا پینا اور سو رہنا سمجھتے ہیں وُہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دُور جا پڑتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۸۱، ۱۸۲)

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ یکم نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۳۱ اخاء کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لحظہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

وعدہ جات تحریک جدید بفضلہ تعالیٰ سوا دو لاکھ روپیہ تک پہنچ گئے

اشاعتِ اسلام کیلئے مخلصین جماعت کا والہانہ لبیک

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتے ہی مخلصین جماعت نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانی کے وعدے جماعتی اور انفرادی سطح پر پیش کرنے شروع کر دیئے جس سے مسابقت کی روح اور اشاعتِ اسلام کی تڑپ کا اظہار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وعدوں کی میزان ۳۱ اخاء (اکتوبر) کو ۲،۲۰،۱۱۲ روپیہ تک پہنچ گئی۔ جماعتی وعدے الگ طور پر اشاعت پذیر ہو رہے ہیں۔ ذیل میں اولین انفرادی فہرست میں سے پہلی قسط بغرض دعا ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے:۔

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ	۳،۰۰۰
۲۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا	۳۲۰
۳۔ صاحبزادہ مرزا فرید احمد و صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحبان	۴۰
۴۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ	۱۰۰۰
۵۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ	۴۰۰
۶۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	۴۵۶
۷۔ مکرم پیر معین الدین صاحب	۵۷۰

(باقی) (وکیل المال تحریک جدید)

محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری مظفر الدین صاحب دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ وہ خود بھی علیل ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مجلسِ نصرت جہاں "آگے بڑھو" سکیم کے تحت

ہمارے تیسرے ٹیچر بھی غانا پہنچ گئے

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر امیر غانا کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہمارے تیسرے ٹیچر مکرم محمد اشرف صاحب چوہدری ایم، ایس، سی بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت غانا پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ

احبابِ کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں امام وقت کے منشاء کے مطابق اہلِ افریقہ کی بیش از بیش خدمت کی توفیق دے اور اِن کے سکول کو اسلامی علوم کے پھیلانے کا مرکز بنائے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲ نبوت ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیت کے بابرکت ایام اور ہمارا فرض

رمضان المبارک اور اس کی مخصوص عبادات (جن میں روزے، قیام اللیل بکثرت ذکر الٰہی اور صدقہ و خیرات کرنا نیز آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا وغیرہ شامل ہے) کی ایک عظیم الشان برکت یہ ہے کہ انسان ان ایام میں ہر قسم کی ناجائز باتوں سے خاص تعہد کے ساتھ بکلی مجتنب رہ کر اور خدائی حکم کے ماتحت وقتی طور پر بعض حلال چیزوں کو بھی اپنے اوپر حرام کرکے پوری ہمت اور طاقت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے اور ہمہ وقت رو بخدا رہنے کی غیر معمولی توفیق پاتا ہے۔ انابت الی اللہ اور تبتّل تام کی اس کیفیت کا عظیم الشان ثمر قبولیت دعا کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں رمضان کے روزوں کی فرضیت، ان کی غرض و غایت اور اس ماہ مبارک کی عظیم الشان برکات کا ذکر کیا ہے وہاں ساتھ ہی اس تعلق میں دعاؤں کی قبولیت کا بھی خاص طور پر ذکر فرمایا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

(البقرہ آیت ۱۸۷)

یعنی اے رسول جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تو جواب دے کہ میں ان کے پاس ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اسکی دعا قبول کرتا ہوں۔

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ رمضان کے مہینے کو دعاؤں کی قبولیت سے خاص تعلق ہے۔ اور وہ تعلق یہی ہے کہ اس ماہ مبارک کے ایام ہوتے ہی قبولیت کے بابرکت ایام ہیں۔ یعنی ان ایام میں خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو بکثرت قبول کرتا ہے اور انہیں ان کی دعاؤں کا جواب بھی دیتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان کے بابرکت ایام کی اس خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہمارے دوستوں کو اس ماہ کی برکات سے فیضیاب ہونے کے لئے خصوصیت سے کوشش کرنی چاہیئے اور خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ خدا تعالیٰ تو ہر وقت سُنتا ہے مگر انسان کی ہمت بندھانے کے لئے خدا تعالیٰ (رمضان کی شکل میں) اُسے دعاؤں کا خاص موقع دیتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ معمولی کھیلوں اور کاموں میں بھی اگر یہ طریق نہ رکھا جائے تو وہ کھیل اور کام نہ ہو سکیں۔۔۔۔۔ (مثال کے طور پر) رسّہ کھینچنے کے وقت جب لڑکے سست ہونے لگتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ ذرا اور زور لگاؤ تو جیت جاؤ گے۔ اس سے اُن کے دل مضبوط ہو جاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ جب انسان کو معلوم ہو جائے کہ اُس کا مقصود اُسے ملنے والا ہے تو وہ اپنی انتہائی قوت اور طاقت خرچ کر دیتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہمت کی کمزوری کو دیکھ کر رمضان کے مہینے کو چنا اور کہا لو آج میں تمہاری دعائیں سُننے کے لئے تیار ہو گیا ہوں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ مارچ ۱۹۲۸ء)

سو رمضان کا مہینہ خدا تعالیٰ نے اس لئے مقرر فرمایا ہے کہ اگر سال کے دوران دعائیں کرنے میں ہم کسی قدر سستی یا تساہل کے مرتکب ہوئے ہیں تو قبولیت کے ان بابرکت ایام میں ہم اپنا پورا زور لگا کر اتنی دعائیں کریں اتنی دعائیں کریں کہ سب کمی پوری ہو جائے اور خدا تعالےٰ انہیں قبول فرما کر ہماری ساری مرادات ہمیں عطا فرما دے۔

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قبولیت کے ان بابرکت ایام میں اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی پوری طاقت اور قوت صرف کر کے دعائیں کرنے میں صرف اپنے نفس کو ہی مدنظر نہ رکھیں بلکہ قومی اور جماعتی اہمیت کی دعاؤں کو شخصی دعاؤں پر مقدم کریں۔ وہ قومی دعائیں وہی ہیں جنکی طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آج سے کچھ عرصہ قبل احباب جماعت کو توجہ دلائی تھی۔

سب سے اوّل ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے عزیز وطن یعنی پاکستان کی سالمیت اور بیرونی حملوں سے اس کی حفاظت کے لئے بہت درد و الحاح سے دعائیں کریں جیسا کہ ہر آن بڑھنے والے خطرات کے پیشِ نظر حالات خود اس امر کے آئینہ دار ہیں کہ ہمارے خلاف اس وقت ایک جنگ کی سی حالت پیدا کر دی گئی ہے اور ایسے موقعوں پر شخصی ضرورتوں کو قومی ضرورتوں پر قربان کر دیا جاتا ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان بابرکت ایام میں جو قبولیت کے ایام ہیں سب سے زیادہ دعائیں اپنے وطن کی سالمیت اور اس کی حفاظت کیلئے کریں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم رات کی خاموش گھڑیوں میں نماز تہجد کے دوران تبتّل تام کی حالت میں آستانۂ الوہیت پر گر کر دعائیں مانگیں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رکھتے ہوئے پاکستان کی خود حفاظت فرمائے اور اپنے فضل سے فتح و نصرت، کھلی کھلی کامیابی اور غلبہ عطا فرمائے۔

پھر ہمیں قبولیت کے ان بابرکت ایام میں یہ دعائیں بھی کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو بھی ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی خطرات سے ہر طرح محفوظ رکھے اور دنیا بھر میں غلبۂ اسلام کے غیر معمولی سامان فرمائے تا اسلام دنیا کے ہر گوشے اور خطہ میں جلد از جلد غالب آئے اور اسلام کا جھنڈا پورے کرۂ ارض پر پوری عظمت و شان کے ساتھ لہلہانے لگے۔

ایک اور اہم دعا جو قبولیت کے ان بابرکت ایام میں ہمیں پوری توجہ اور التزام سے مانگنی چاہیئے یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے فضل سے کُلّی صحت عطا فرمائے۔ سابقہ تکلیف کا جو خفیف سا اثر تاحال باقی ہے وہ بھی جلد دُور ہو جائے اور غلبۂ اسلام کی جن سکیموں اور منصوبوں کو حضور نے خدائی منشاء کے تحت جاری فرمایا ہے ان میں اللہ تعالیٰ غیر معمولی برکت ڈالے اور ہم حضور کی قیادت میں اسلام کی سربلندی اور غلبہ کی جد و جہد میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں اور ہماری زندگیوں میں ہی اسلام کا غلبہ اس طور سے منصۂ شہود پر آجائے کہ اپنوں اور پرایوں سب پر یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے کہ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی اب اسلام کے موعودہ غلبہ کو روکنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔

الغرض یہ قبولیت کے نہایت ہی بابرکت ایام ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں سُننے کے لئے تیار ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی پوری ہمت اور پوری طاقت صرف کر کے دلی درد اور اضطراب کے ساتھ یہ دعائیں مانگیں اور مانگتے ہی چلے جائیں یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اپنی قبولیت سے نواز کر ہمیں ہماری جملہ مرادیں عطا کر دے۔ آمین

قرآن خوانی کی مثال

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کا اصل حق جب ادا ہوتا ہے کہ انسان قرآنی ہدایات میں جو کچھ بھی پڑھے ساتھ کے ساتھ اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتا رہے۔ جو لوگ تلاوت کا اس طرح حق ادا کرتے ہیں اور جو نہیں کرتے یا جو حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن پورا حق ادا کر نہیں پاتے ان سب کی کیفیات کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لطیف مثال کے ذریعہ بڑی عمدگی سے واضح فرمایا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو مومن قرآن پڑھتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے وہ مثل رنگترے کے ہے کہ اس کا مزہ بھی اچھا ہے، اور اُسکی بُو بھی اچھی ہے۔ اور جو مسلمان قرآن نہیں پڑھتا لیکن عمل کرتا ہے وہ کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزہ تو اچھا ہے لیکن بُو کچھ نہیں۔ اور مثال منافق آدمی کی کہ جو قرآن پڑھتا ہے نیاز بو کی سی ہے کہ اُسکی بُو تو اچھی اور مزہ کڑوا ہے۔ اور مثال اُس منافق کی جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائن کی طرح ہے جس کا مزہ بھی بُرا اور بُو بھی خراب ہے۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن)

مراد یہ ہے کہ انسان کو خوشبودار اور خوش ذائقہ میوے کی طرح بننا چاہیئے کہ جس کی خوشبو بھی بہت خوب ہو اور جو کھانے میں بھی لذیذ ہو۔ اسکی صورت یہی ہے کہ انسان بکثرت قرآن مجید کی تلاوت کرے اور پھر اس پر بدل و جان عمل پیرا بھی ہو۔

خوش الحانی

بعض باتیں ایسی ہیں جنہیں کرنے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف حکم دیا ہے بلکہ یہانتک فرمایا ہے کہ جو شخص ان باتوں پر عامل نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ایسی صورت میں ان باتوں پر عمل نہ صرف ضروری بلکہ انتہائی ضروری ہو جاتا ہے۔ ان پر عمل پیرا نہ ہونے کی صورت میں ایک انسان اس بات کا اہل ہی نہیں رہتا کہ اُسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخلص اور وفا شعار متبعین میں شمار کیا جا سکے۔ ایسے ہی نیک اعمال میں سے ایک قرآن مجید کو بہت سنوار کر اور خوش الحانی سے پڑھنا بھی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے:۔

عَنْ بَشِيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ فَلَيْسَ مِنَّا۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب کیف یستحب الترتیل فی القراءۃ ۲۰۷)

یعنی حضرت بشیرؓ بن عبد المنذر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن مجید کو خوش الحانی سے اور سنوار کر نہیں پڑھتا اُس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

اسی لئے ہر زمانہ میں قرآن مجید کو بہت سنوار کر اور خوش الحانی سے پڑھنے کا خاص اہتمام ہوتا رہا ہے حتّٰی کہ تجوید القرآن کے مدارس کا قیام عمل میں آیا اور قرأت نے باقاعدہ ایک فن کی صورت اختیار کی۔ بہرحال قرآن مجید کو سنوار کر اور خوش الحانی سے پڑھنا از حد ضروری ہے۔ اس بارہ میں لاپرواہی انسان کو اس امر کا اہل ہی نہیں رہنے دیتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسے اپنا کہیں۔

روزہ کی فضیلت اور فوائد

(از مکرم چوہدری عبد المالک صاحب مربی سلسلہ احمدیہ۔ کھاریاں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ۔ (بقرہ ایت ۱۸۴)

یعنی اے مسلمانو! تم پر روزہ رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے۔ جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ یہ گنتی کے کچھ دن ہیں اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اسے ان دنوں میں چھوٹے ہوئے روزوں کی گنتی پوری کرنی ہوگی۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے روزہ کی فرضیت اور اس کے فوائد کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے اور بتایا ہے کہ روزہ ایک ایسی بابرکت عبادت ہے کہ پہلی امتیں بھی اسے بجا لاکر روحانی فیوض حاصل کرتی رہی ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو بدرجہ اولیٰ روزے رکھنے چاہئیں تاکہ وہ ان کی برکات سے محروم نہ رہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

والذی نفسی بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ تعالیٰ من ریح المسک یترک طعامہ وشرابہ وشھوتہ من اجلی۔ الصیام لی وانا اجزی بہ والحسنۃ بعشر امثالھا۔ (بخاری)

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ میرا بندہ اپنا کھانا اور پینا اور جنسی خواہشات صرف میری خوشنودی کی خاطر ترک کر دیتا ہے پس اس کا روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنونگا یعنی اسکی نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کرونگا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے روزہ کی غرض یہ بیان فرمائی ہے کہ لعلکم تتقون یعنی تم متقی اور پرہیزگار بن جاؤ۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ جس طرح انسان روزہ کی حالت میں دن بھر کھانے پینے وغیرہ سے پرہیز رکھتا ہے اسی طرح اسے برائی اور بدی سے بچ کر پرہیزگاری کی زندگی گذارنی چاہیئے جو شخص ایسا نہیں کرتا وہ روزہ کی شرائط کو پورا نہیں کرتا اس طرح اس کا روزہ ادھورہ رہ جائیگا۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ (بخاری)

جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں یعنی اس کا روزہ رکھنا بیکار ہے

پس روزہ کی غرض یہ ہے کہ انسان بدیوں سے بچ کر متقی بن جائے تقویٰ کے حصول کی کوشش کرنا روزہ دار کا فرض ہے۔ متقی شخص کو ہی مزید نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

یعنی تقویٰ نیکیوں کے لئے بنیاد ہے اور روزہ یہ بنیاد مہیا کرتا ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے اسلام سے پہلے بھی مختلف مذاہب میں روزہ کا ذکر موجود ہے لیکن وہ سب روزہ کی ناقص شکلیں ہیں۔ اسلام نے روزہ کو ایک کامل صورت دے کر ایک باقاعدہ عبادت کے طور پر اسے پیش کیا ہے اسلامی روزہ دوسرے مذاہب کے روزوں سے ایک شان امتیاز رکھتا ہے۔ اسلام میں روزہ کی یہ صورت ہے کہ ہر بالغ عاقل مسلمان کو لگاتار ایک مہینہ کے روزے رکھنے کا حکم ہے سوائے اسی صورت کے کہ کوئی شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو۔ ان کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ دوسرے اوقات میں چھوڑے ہوئے روزوں کی تعداد پوری کرلیں۔ روزہ یہ ہے کہ پو پھٹنے سے لیکر سورج کے غروب ہونے تک انسان نہ کوئی چیز کھائے نہ پیئے اور نہ مخصوص تعلقات کی طرف توجہ کرے۔

پس اسلام نے روزہ کو ایک مکمل شکل دی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ اپنے اثر کے لحاظ سے بھی غیر معمولی ہے اور پوری شرائط کے ساتھ روزہ رکھنے والا مسلمان محدود دنوں میں روحانیت کی کئی منازل طے کر لیتا ہے۔

رمضان بہت برکتوں والا مہینہ ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

کہ رمضان کے مہینہ میں قرآن کا نزول ہوا۔

پس اس ماہ کے بابرکت ہونے میں کیا شک ہے جس میں قرآن مجید جیسی عظیم الشان کتاب نازل ہوئی لیکن رمضان کے فیوض و برکات سے وہی شخص حصہ لے سکتا ہے۔ جو روزہ کی شرائط کو پورا کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام روزہ کی حقیقت اور برکات واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"روزہ اتنا ہی نہیں کہ اسمیں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا ایک اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور نہیں رکھتے انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔ (ملفوظات ۱۲۲/۹)

روزوں سے استقلال کا عظیم الشان سبق ملتا ہے

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"رمضان کے ذریعہ استقلال کی عادت بھی ڈالی جاتی ہے کیونکہ یہ نیکی متواتر ایک عرصہ تک چلتی ہے انسان دن میں کئی مرتبہ کھانے کا عادی ہوتا ہے۔ غرباء اور امراء شہری اور دیہاتی اپنی اپنی حیثیت کے مطابق عام ایام میں کئی دفعہ کھاتے پیتے ہیں مگر رمضان میں تمام کھانے سمٹ سمٹا کر صرف دو بن جاتے ہیں۔ اسی طرح جہاں دوسرے ایام میں وہ ساری رات سوتے رہتے ہیں۔ وہاں رمضان کے ایام میں انہیں تہجد اور سحری کے لئے اٹھنا پڑتا ہے اور دن کو بھی قرآن کریم کی تلاوت میں اپنا کافی وقت صرف کرنا پڑتا ہے۔ غرض رمضان کے ایام میں اپنی عادت کی بہت کچھ قربانی کرنی پڑتی ہے اور یہ قربانی ایک دن نہیں دو دن نہیں بلکہ متواتر ایک مہینہ تک بغیر ناغہ کے کرنی پڑتی ہے۔ پس روزوں سے استقلال کا عظیم الشان سبق ملتا ہے اور درحقیقت بغیر مستقل قربانیوں کے کوئی شخص خدا تعالیٰ کو نہیں پا سکتا۔ کیونکہ حقیقی محبت جوش دلانے سے تعلق نہیں رکھتی اور نہ وہ عارضی ہوتی ہے بلکہ حقیقی محبت استقلال سے تعلق رکھتی ہے"

(تفسیر سورۃ البقرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم جناب حاجی اللہ بخش صاحب کی یاد میں

(مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ)

میرے محترم والد حاجی اللہ بخش صاحب سیکرٹری مال و اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ ۸۴ سال کی عمر میں ۲۴ راکتوبر ۱۹۷۱ء کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے پہلے مسواک منگوا کر منہ صاف کیا پھر چارپائی پر بیٹھ کر وضو کرنا شروع کیا۔ جب مسح کر رہے تھے تو کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد چارپائی پر قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئے۔ اور نہایت ہی سکون اور اطمینان سے چند لمحات میں جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

آپ کو اپنی وفات کا قبل از وقت علم ہو گیا تھا۔ چنانچہ وفات سے ایک دن قبل مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب ملنے کے لئے آئے۔ تو ان سے کہا۔ اب میری زندگی زیادہ سے زیادہ دو دن باقی ہے۔

۱۹۰۵ء میں جب آپ تلونڈی بھنڈراں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے سکول میں زیر تعلیم تھے۔

حضرت چوہدری اللہ دتا صاحب نمبردار خانو والی کی زبانی تبلیغ اور کتب کے مطالعہ کے بعد آپ کا سینہ احمدیت کو قبول کرنے کے لئے کھل گیا اور باوجود علاقہ میں انتہائی مخالفت کے آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہو گئے۔

بیعت کا علم جب آپ کے والد ماجد (جو ۱۹۱۸ء میں قبول احمدیت سے مشرف ہوئے) کو ہوا۔ تو وہ بہت برہم ہوئے۔ انہوں نے آپ کو بیعت سے پھیرانے کی کوشش کی۔ لیکن جب ان کی ان باتوں کی وجہ سے آپ کا ایمان اور مضبوط ہوتا گیا۔ تو انہوں نے کہا اگر تم احمدیت کو ترک کرنے کے لئے تیار نہیں تو میرے گھر سے نکل جاؤ۔ مغرب اور عشاء کا درمیانی وقت تھا۔ آپ نے اپنی خیر اسی میں سمجھی کہ گھر سے چلے جائیں۔

اپنے گاؤں سے دو فرلانگ کے فاصلہ پر ہی تھے کہ والد کو اپنے پیچھے دوڑتے ہوئے دیکھا حقیقتاً اپنے اکلوتے بیٹے کے لئے شفقت پدری نے جوش مارا تھا۔ لیکن آپ انہیں آتا دیکھ کر سہم گئے۔ کہ کہیں بدنی سزا نہ دیں اور اس ڈر سے گندم کے کھیت میں چھپ گئے وہ سیدھے خانو والی چوہدری اللہ دتا صاحب کے گاؤں کی طرف نکل گئے اور آپ واپس گھر آ کر بستر میں دبک رہے۔ والد آدھی رات کے بعد تلاش کے بعد واپس آئے اور فرمایا کہ تم نے مجھے بہت پریشان کیا ہے۔ اور کوستے رہے۔ صبح ہوتے ہی آپ کو اپنے پیر صاحب کے پاس بدوملہی لے گئے۔ پیر صاحب نے بھی سمجھایا کہ بیعت کر کے تم نے اچھا نہیں کیا ہم آسمانی لوگ ہیں۔ اگر مرزا صاحب سچے ہوتے تو ہم انہیں کیوں قبول نہ کرتے۔ انہوں نے علمی طور پر مجھے حیات مسیح کا مسئلہ سمجھانے کی کوشش کی۔ لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہوئے۔ بالآخر پیر صاحب نے ان کے والد صاحب کو مخاطب کر کے کہا اس کی اصلاح ناممکن ہے۔ چنانچہ وہ بادل نخواستہ انہیں واپس لے آئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے وصال پر خلافت کے بارہ میں اختلاف رونما ہوا۔ جماعت احمدیہ چندر کے منگولے کے بھی بہت سے احباب اس اختلاف کا شکار ہو گئے۔ سوائے حضرت چوہدری غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ کے فوری طور پر کسی نے بیعت نہ کی۔ والد صاحب محترم بھی چند دن متذبذب رہے۔ بعد میں ایک کشف کی بنا پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ کر بھجوا دیا اور اس کے بعد جماعت کے دوسرے دوستوں کو بھی بیعت کی توفیق نصیب ہوئی۔

محترم والد صاحب کے دل میں مرکز سلسلہ کے لئے بے حد محبت اور عقیدت تھی۔ چنانچہ تقسیم ملک کے وقت پہلے اپنے منجھلے بیٹے عثمان غنی کو حفاظت مرکز کے لئے بھجوایا وہ اپنی باری پوری کر کے واپس آیا تو ایسی حالت میں کہ تقسیم ملک کا اعلان ہو چکا تھا۔ اپنے سب سے چھوٹے بیٹے بشیر احمد کو بیس کے قریب مخلصین کا قافلہ دے کر حفاظت مرکز کے لئے قادیان بھجوایا یہ عاجز پہلے ہی بمبئی سے قادیان آ چکا تھا۔ آپ نے مجھے لکھا کہ "سنا ہے محلہ دارالرحمت پر حملہ ہوا۔ تم دونوں بھی دارالرحمت میں تھے۔ اگر تم شہید ہو گئے ہو تو اپنی مراد کو پہنچ گئے ہو۔ اس صورت میں میں عثمان غنی کو بھی جلدی قادیان بھیج دوں گا۔ اگر تم زندہ ہو تو مجھے یقین ہے کہ تم نے کسی قربانی سے دریغ نہ کیا ہو گا۔ تم نے احمدی باپ سے پرورش پائی ہے اور احمدی ماں کا دودھ پیا ہے۔ دارالامان سے پیارا ہمیں اور کچھ نہیں۔ انشاء اللہ ہمارے پاس ہیں اور میری تمہیں نصیحت ہے کہ تمہارے جیتے جی انشاء اللہ تک دشمن نہ آئے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے اور تم قطعاً پرواہ نہ کرو کہ تمہارے بعد ہمارا کیا بنے گا۔ دارالامان پر حملہ کا سننا ہے۔ سخت بے قراری اور بے چینی ہے اور میرا تو بیٹھے ہی رونا ہو گیا ہے۔"

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم کو بھی صبر جمیل عطا فرمائے وہاں ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے

مجالس اطفال الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

(منتظم اعلیٰ سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اطفال الاحمدیہ کا اٹھائیسواں سالانہ اجتماع کامیابی کے ساتھ ۸ راخاء ۱۳۵۰ ہش (اکتوبر ۱۹۷۱ء) کو شروع ہوا۔ اطفال نماز فجر کے بعد ہی احاطہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے مقررہ گیٹ پر جمع ہو گئے اور دفتر بیرون سے مجلس وار ٹکٹ حاصل کئے۔ ۹ بجے تک تمام اطفال پنڈال میں بلاک وار مقررہ جگہوں پر بیٹھ گئے۔ مکرم محمد اسلم صاحب صابر مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے سوا نو بجے تمام انتظامات کا معائنہ کر کے منتظمین کو ہدایات دیں۔

اجتماع کا افتتاحی اجلاس ٹھیک دس بجے قرآن کریم کی تلاوت سے شروع ہوا۔ جس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اطفال سے خطاب فرمایا اور انہیں ضروری نصائح فرمائیں۔ مکرم مہتمم صاحب اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے ذکر حبیب کے موضوع کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

نونہالان جماعت کی اخلاقی، ذہنی اور جسمانی تربیت کے لئے اجتماع کے تینوں دنوں کے لئے بہت مفید پروگرام تشکیل دیا گیا تھا۔ مندرجہ ذیل بزرگوں نے اپنا قیمتی وقت دے کر احمدی بچوں کو اپنے ارشادات سے مستفیض ہونے کا موقع دیا۔

۱۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب (۲) محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب (۳) مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد۔ (۴) مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف۔ (۵) مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر۔ (۶)۔ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب احمدی۔

محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب ایم اے ناظر تعلیم اور مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے علی الترتیب درس قرآن کریم اور درس حدیث دیا۔

رہائش اور کھیلوں میں سہولت کے لئے اطفال کو چار بلاکوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ محمود بلاک۔ اطفال الاحمدیہ ربوہ

۲۔ ناصر بلاک: سرگودھا ڈویژن۔ راولپنڈی ڈویژن۔ آزاد کشمیر۔

۳۔ خالد بلاک۔ لاہور اور ملتان ڈویژن۔

۴۔ طارق بلاک۔ صوبہ جات سندھ، سرحد اور بلوچستان۔ بہاولپور ڈویژن۔

اطفال نے پورے اجتماع کے دوران پورے نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا اور بڑی دلچسپی کے ساتھ سب پروگراموں میں حصہ لیا۔

امسال اجتماع میں ربوہ سمیت ۱۱۱ مجالس کے ۲۰۰۶ اطفال شریک ہوئے جن میں سے ۴۴۴ اطفال بیرونی مجالس سے تعلق رکھتے تھے۔ بیرونی مجالس سے آنے والے اطفال کی رہائش کا انتظام ایوان محمود میں کیا گیا۔ ان کو ناشتہ اور دونوں وقت کھانا مرکز کی طرف سے پیش کیا گیا۔

علمی، ذہنی، ورزشی اور دیگر مقابلے

اطفال الاحمدیہ کی علم انعامی کمیٹی کے جائزہ کے مطابق امسال مجالس اطفال الاحمدیہ میں کارکردگی کے لحاظ سے پہلی چار مجالس کے نام یہ ہیں۔

(باقی ص ۵ پر)

ماہ بماہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی سے ایک ماہ میں دو ماہ کی ادائیگی نہیں کرنی پڑے گی (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام بھرتی ماہ نومبر ۷۱ء

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۲ - ۱۱ - ۷۱	منگل	سکول جامعہ محمدی شریف	جھنگ
۳ - ۱۱ - ۷۱	بدھ	ریسٹ ہاؤس احمد پور سیال	"
۴ - ۱۱ - ۷۱	جمعرات	سکول منڈی کا موڑ	"
۵ - ۱۱ - ۷۱	جمعہ	ریسٹ ہاؤس سلانوالی	سرگودھا
۶ - ۱۱ - ۷۱	ہفتہ	سکول میانی	سرگودھا
۷ - ۱۱ - ۷۱	اتوار	سکول فروکہ	"
۸ - ۱۱ - ۷۱	سوموار	سکول کنڈان	"
۹ - ۱۱ - ۷۱	منگل	سکول کندیان	میانوالی
۱۰ - ۱۱ - ۷۱	بدھ	سکول رنگپور بھگور	سرگودھا
۱۱ - ۱۱ - ۷۱	جمعرات	سکول کوٹ شاکر	جھنگ
۱۲ - ۱۱ - ۷۱	جمعہ	ریسٹ ہاؤس شکر حسین شاہ	سرگودھا
۱۳ - ۱۱ - ۷۱	ہفتہ	میونسپل کمیٹی بھیرہ	"
۱۴ - ۱۱ - ۷۱	اتوار	سکول۔ چھاور یانی	"
۱۵ - ۱۱ - ۷۱	سوموار	ایوان محمود ربوہ	جھنگ
۱۶ - ۱۱ - ۷۱	منگل	ریسٹ ہاؤس امین پور	"
۱۷ - ۱۱ - ۷۱	بدھ	" " شور کوٹ روڈ	"
۱۸ - ۱۱ - ۷۱	جمعرات	" " شاہ پور صدر	سرگودھا
۲۴ - ۱۱ - ۷۱	بدھ	" " بھکر	میانوالی
۲۵ - ۱۱ - ۷۱	جمعرات	" " پپلاں نواں خیر والا	"
۲۷ - ۱۱ - ۷۱	ہفتہ	" " نوشہرہ	سرگودھا
۲۸ - ۱۱ - ۷۱	اتوار	" نوشہرہ علاقہ	"
۳۰ - ۱۱ - ۷۱	منگل	سرکٹ ہاؤس جوہر آباد	"

نوٹ: بھرتی صبح ۸ بجے ہوگی امیدوار اپنے کان صاف کروا کر آئیں امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ مع تاریخ پیدائش ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے ہمراہ لائیں۔ کم از کم معیار بھرتی قد ۵ فٹ چار انچ وزن ۱۰۷ پونڈ تعلیم کم از کم ۳ جماعت۔ عمر ۱۷ سے ۳۰ سال تک

(ناظم امور عامہ)

بقیہ صفحہ ۲

اوّل۔ مجلس اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ
دوم۔ " " ڈرگ روڈ کراچی
سوم۔ " " ربوہ
چہارم۔ " " ترگڑی ضلع گوجرانوالہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اختتامی اجلاس میں اول آنے والی مجلس کو اپنے دست مبارک سے علم انعامی عطا فرمایا۔ نیز پہلی دو مجالس کو سندات امتیاز سے بھی نوازا۔

تلاوتِ قرآن پاک۔ حفظِ قرآن۔ نظم خوانی۔ حفظِ نظم۔ ذہانت۔ عام معلومات۔ تقریر۔ مضمون نویسی۔ مشاہدہ و معائنہ۔ پیغام رسانی اور اذان دینے کے علمی اور ذہنی مقابلے منعقد ہوئے۔ ورزشی مقابلوں میں۔ دوڑ ۱۰۰ گز۔ ثابت قدمی۔ نشانہ غلیل۔ کبڈی۔ رسہ کشی۔ فٹ بال اور باسکٹ بال کے مقابلے شامل تھے۔ ان سب مقابلوں میں اول و دوم آنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔

بالآخر میں تمام بزرگوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے پروگرام کے کامیاب بنانے میں میرا ہاتھ بٹایا۔ نیز ان بچوں کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے اس پروگرام میں حصہ لیا۔ اور امید رکھتا ہوں کہ وہ آئندہ سالوں میں سالانہ اجتماع کے سلسلہ میں اس سال سے زیادہ سرگرمی سے حصہ لیں گے۔

قابل فروخت مکان

محلہ دارالنصر شرقی ربوہ میں دو کمروں اور ایک باورچی خانہ پر مشتمل ایک مکان قابل فروخت ہے۔ جو محلہ کے وسط میں نہایت باموقع دس مرلے رقبہ میں پختہ تعمیر شدہ ہے۔ اور پانی میٹھا ہے۔

پتہ: (چوہدری) حمید اللہ ایم۔ اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

قابل فروخت نہری اراضی

مشہور اڈہ شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ سے تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر موضع عمر پورہ چک ۵۰ میں پختہ سڑک پر نہایت باموقع ایک مربع نہری رقبہ قابل فروخت ہے جس میں ہر قسم کی فصل کاشت ہو رہی ہے مندرجہ ذیل پتہ پر خود ملیں یا خط لکھیں۔

چوہدری سردار محمد رندھاوا۔ (ریٹائرڈ۔ اے۔ ٹی) کرنوالہ چک ۴۹ بستہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

خالص شہد

جنگل کے پھولوں کا خالص اور صاف ستھرا

شہد

ہمارے ہاں سے خرید فرمائیں

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ

گولبازار۔ ربوہ فون ۵۳۸

بازیافتہ نقدی

خاکسار کو کچھ نقدی رحمت بازار سے مورخہ ۲۲-۹-۷۱ کو ملی تھی۔ جس دوست کی ہو وہ خاکسار سے حاصل کر لے اس بارہ میں پہلے بھی اعلان کرایا جا چکا ہے۔ چوہدری عبداللطیف کارکن خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضروری تصحیح

الفضل مجریہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۷۱ء کے صفحہ ۵ پر اعلان نکاح کے نیچے پتہ غلط چھپ گیا ہے۔ اصل پتہ یہ ہے: مجید کارگورنمنٹ مینٹل ہسپتال۔ لاہور۔

الفضل کی اشاعت میں حصہ لینے والے احباب

ہم نے "الفضل" کی بعض دیگر اشاعتوں میں ایسے احباب کے اسماء گرامی دیئے ہیں جنہوں نے اپنے اپنے مقام پر نمائندہ الفضل مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے احباب جماعت کو الفضل کے خرید کرنے کی تحریک فرمائی۔

آج ہم ایسے احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے نہ صرف اپنے نام پر روزنامہ الفضل جاری کروایا ہے بلکہ لائبریریوں اور مستحق احباب کے نام الفضل جاری کرنے کے لئے اعانت بھی فرمائی ہے خدا تعالیٰ ایسے تمام احباب کی قربانی کو قبول فرمائے اور اسلام کے لئے مزید ایثار اور قربانی کی توفیق بخشتا رہے۔ اور ان کے اموال میں برکت ڈالے آمین اللھم آمین۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

انتخابات و تقرر عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ کا نیا سال یکم نبوت ہش ۱۳۵۰ سے شروع ہے اس لئے جن مجالس کے انتخابات نافذ نہیں ہوئے وہ فوری طور پر انتخاب نافذ کروا کر مرکز میں بھجوائیں۔ فارم انتخاب قائد مقامی پریذیڈنٹ صاحبان کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ انتخاب قائد مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی صدارت میں ہونا چاہیئے۔

جن مجالس کے انتخاب قائد ہو چکے ہیں اور مرکز سے منظوری جا چکی ہے وہ مجالس اپنی مجلس عاملہ کا تقرر کر کے اور شہری مجالس انتخاب زعیم کر کے مرکز سے منظوری حاصل کریں تا شروع سال سے ہی باقاعدگی سے کام ہو سکے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت۔ مکرم چوہدری امیر بخش صاحب ابن چوہدری داد لوحہ صاحب آف گھنیہ یانگر ضلع گورداسپور صحابی بعمر ۸۵ سال دو دن کی علالت کے بعد مورخہ ۲۶-۹-۷۱ کو بوقت ۹ بجے صبح اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ آمین۔

(عبدالعزیز بھوڑو چک نمبر ۱۸ خاص۔ ضلع شیخوپورہ)

زدجام عشق اعصاب اور پٹھوں کیلئے لاجواب ٹانک نیز جسمانی طاقت میں بے مثال ہے۔ ایک مکمل کورس گولی ۴۰ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

روزہ رکھنے سے انسان برائیوں سے بچ سکتا ہے اور اعلیٰ روحانی مدارج حاصل کر سکتا ہے

روزوں کو اللہ تعالیٰ نے غرباء کے لئے تسکین کا باعث بنایا ہے

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ یاایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ میں ایک اور فائدہ یہ بتایا کہ روزہ رکھنے والا برائیوں اور بدیوں سے بچ جاتا ہے۔ اور یہ غرض اس طرح پوری ہوتی ہے کہ دُنیا سے انقطاع کی وجہ سے انسان کی روحانی نظر تیز ہو جاتی ہے اور وہ اُن عیوب کو دیکھ لیتا ہے جو اُسے پہلے نظر نہ آتے تھے۔ اسی طرح گناہوں سے انسان اِس طرح بھی بچ جاتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ روزہ اِس چیز کا نام نہیں کہ کوئی شخص اپنا مونہہ بند رکھے اور سارا دن نہ کچھ کھائے اور نہ پیئے بلکہ روزہ یہ ہے کہ مونہہ کو کھانے پینے سے ہی نہ روکا جائے بلکہ اُسے ہر روحانی نقصان دہ اور ضرر رساں چیز سے بھی بچایا جائے۔ نہ جھوٹ بولا جائے نہ گالیاں دی جائیں۔ نہ غیبت کی جائے نہ جھگڑا کیا جائے۔ اب دیکھو زبان پر قابو رکھنے کا حکم تو ہمیشہ کے لئے ہے۔ لیکن روزہ دار خاص طور پر اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص ایک مہینہ تک اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے تو یہ امر باقی گیارہ مہینوں میں بھی اُس کے لئے حفاظت کا ایک ذریعہ بن جاتا ہے۔ اور اس طرح روزہ اسے ہمیشہ کے لئے گناہوں سے بچا لیتا ہے۔

پھر لعلکم تتقون میں روزوں کا ایک اور فائدہ یہ بتایا گیا ہے کہ اس کے نتیجہ میں تقویٰ پر ثباتِ قدم حاصل ہوتا ہے اور انسان کو روحانیت کے اعلیٰ مدارج حاصل ہوتے ہیں۔ چنانچہ روزوں کے نتیجہ میں صرف امراء ہی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کرتے بلکہ غرباء بھی اپنے اندر ایک نیا روحانی انقلاب محسوس کرتے ہیں۔ اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے وصال سے لطف اندوز ہوتے ہیں غرباء بیچارے سارا سال تنگی سے گزارہ کرتے ہیں اور بعض دفعہ انہیں کئی کئی فاقے بھی آجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے ذریعہ انہیں توجہ دلائی ہے کہ وہ ان فاقوں سے بھی ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے لئے فاقوں کا اتنا بڑا ثواب ہے کہ حدیث میں آتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اُجْزٰی بِہٖ یعنی ساری نیکیوں کے فوائد اور ثواب الگ الگ ہیں۔ لیکن روزہ کی جزاء خود میری ذات ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے ملنے کے بعد انسان کو اور کیا چاہیئے غرض روزوں کے ذریعہ غرباء کو یہ نکتہ بتایا گیا ہے کہ ان تنگیوں پر بھی اگر وہ بے صبر اور ناشکرے نہ ہوں اور حرفِ شکایت زبان پر نہ لائیں جیسا کہ بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے کیا دیا ہے کہ نمازیں پڑھیں اور روزے رکھیں تو یہی فاقے ان کے لئے نیکیاں بن جائیں گی۔ اور ان کا بدلہ خود خدا تعالیٰ ہو جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے روزوں کو غرباء کے لئے تسکین کا موجب بنایا ہے تاکہ وہ مایوس نہ ہوں اور یہ نہ کہیں کہ ہماری فقر و فاقہ کی زندگی کس کام کی۔ اللہ تعالیٰ نے روزہ میں انہیں یہ گُر بتایا ہے کہ اگر وہ اس فقر و فاقہ کی زندگی کو خدا تعالیٰ کی رضاء کے مطابق گزاریں تو یہی انہیں خدا تعالیٰ سے ملا سکتی ہے۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۳۷۵ - ۳۷۶)

مسجد مبارک کے معتکفین کے لئے ضروری اطلاع

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ۲۰ر رمضان المبارک کو (بعد نماز فجر) اعتکاف بیٹھا ہوتا ہے۔ مسجد مبارک ربوہ میں اعتکاف بیٹھنے کے لئے درخواستیں موصول ہو رہی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت ۳۰ مردوں اور ۲۰ خواتین (کل ۵۰) کی درخواستیں منظور کی جائیں گی۔

درخواست کنندگان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۵ر رمضان المبارک کے بعد منظور شدہ درخواستوں کی فہرست الفضل میں شائع کر دی جائے گی۔ احباب اسے دیکھ کر اگر اس میں اپنا نام پائیں تو پھر ربوہ تشریف لائیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کیلئے جدوجہد تیز کر دی جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب جلسہ سالانہ کے انعقاد میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ لیکن بعض جماعتوں کے عہدیداروں نے ابھی تک اس چندہ کی وصولی کی طرف پوری توجہ نہیں فرمائی۔ امراء کرام و صدر صاحبان سے التماس ہے کہ اس چندہ کی وصولی کے لئے جدوجہد تیز کر دی جائے۔ اور کوشش فرمائی جائے کہ ہر جماعت کے چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ جلسہ سالانہ سے قبل سو فی صدی وصول ہو کر داخل خزانہ ہو جائے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہیں۔ اخراجات کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ ہے جس کی شرح ماہانہ آمد کا ۱/۱۰ اور سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ ہے

(ناظر بیت المال ربوہ)

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر

روزنامہ الفضل ربوہ کا خاص نمبر شائع ہو گا

حسبِ معمول اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر الفضل کا

باتصویر سالانہ نمبر

شائع ہو گا جو نہایت قیمتی اور بلند پایہ مضامین پر مشتمل ہو گا۔ جماعت کے تمام اہل علم واہل قلم احباب سے گزارش ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین جلد سے جلد ارسال فرما کر ادارہ الفضل کی قلمی معاونت فرمائیں۔

مشتہرین کو بھی چاہیئے کہ وہ جلد سے جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوا دیں۔ تاخیر سے موصول ہونے والے اشتہارات ممکن ہے کہ جگہ حاصل نہ کر سکیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

وقف جدید اور انصار اللہ کا فرض

سیدنا حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ وقف جدید کے بارہ میں فرماتے ہیں:-

"یہ کام خدا کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔"

مبارک ہیں وہ انصار جو ایسے کام میں اللہ تعالیٰ کی مدد کرتے ہیں اور اس کے خاص فضلوں کے وارث بنتے ہیں۔ مجالس انصار اللہ پوری تندہی سے وقف جدید کے چندہ جات کی ہر گونہ کمی کو پورا کرنے میں تعاون فرمائیں۔ اور اس بارہ میں اپنی مساعی کی مفصل رپورٹیں اگر ابھی تک نہیں بھجوائیں تو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ضرور بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظم وقف جدید۔ انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواستِ دُعا

میرے والد مکرم جلال الدین صاحب آف کھنڈال ضلع سیالکوٹ دو تین ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور انکی طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی ہے۔

احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(دلشاد احمد کاتب الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۵۲